REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۴ احسان ۱۳۳۷ھش ۔ ۴ جون ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۱۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ اطلاع مری سے موصول نہیں ہوئی۔ مورخہ یکم جون کی اطلاع یہ تھی کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور اقدس کی صحت اور کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے التزاماً دعائیں جاری رکھیں۔

ہم پاکستان کی ایک ایک اینٹ کی حفاظت کرینگے

اس کی سلامتی کے خلاف ہر کوشش کو ناکام بنا دیں گے

پشاور میں وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون کا اعلان

پشاور ۳ جون ۔ پاکستان کے وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی سرزمین کی ایک ایک اینٹ ہمارے لئے قابلِ احترام ہے۔ اور اس کی سلامتی کے خلاف جو کوشش بھی کی جائے گی۔ ہم اسے ناکام بنا کر دم لیں گے ۔۔۔ وزیر اعظم نے کل پشاور کے شہریوں کی طرف سے دیئے گئے ایک ایڈریس کے جواب میں اہم ملکی مسائل پر تبصرہ کیا اور حکومت کے موقف کو واضح کیا۔ ایڈریس میں مسئلہ کشمیر نہری پانی اور مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارت کی طرف سے فائرنگ وغیرہ مسائل کا ذکر کیا گیا تھا

وزیر اعظم نے کہا پاکستان ہمیشہ بھارت کے ساتھ اپنے تنازعات کا پرامن حل تلاش کرنے کا متمنی رہا ہے۔ اور اس کی اب بھی یہی کوشش ہے۔ لیکن پاکستان کی ایک ایک اینٹ ہمارے لئے صد احترام ہے۔ اور پاکستان کی سلامتی کے خلاف جو کوشش بھی کی جائے گی۔ ہم موثر طور پر اس کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا بھارت اقوام متحدہ کی بارہ تجاویز مسئلہ کشمیر کے متعلق مسترد کر چکا ہے۔ تاہم پاکستان کا اقوام متحدہ پر اعتماد ابھی ختم نہیں ہوا۔ اگر روس اس مسئلہ پر حق تنسیخ استعمال نہ کرتا۔ تو غالباً کشمیر کا مسئلہ کافی آگے بڑھ چکا ہوتا۔ ملک نون نے افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہماری ہر ممکن کوشش ہے کہ اس ہمسایہ اسلامی ملک کے ساتھ ہمارے تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہوں۔ آپ نے حکومت کے مختلف اقدامات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جن کاشتکاروں کے پاس پانچ ایکڑ سے کم زمین ہے انہیں غلام محمد بیراج کے علاقہ میں لاکھوں ایکڑ زمین دی جا رہی ہے۔ پرائمری مدارس کا انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے کیونکہ لوکل باڈیز انہیں چلانے میں ناکام رہی ہیں۔ اور قلیل تنخواہ کی وجہ سے اساتذہ میں بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔

فرانس کی قومی اسمبلی نے جنرل ڈیگال کے تمام مطالبات منظور کر لئے

جنرل ڈیگال آج الجزائر روانہ ہو رہے ہیں

پیرس ۳ جون ۔ کل رات فرانس کی قومی اسمبلی نے آئینی اصلاحات میں ترامیم کا بل کثرت رائے سے منظور کر لیا۔ اسمبلی نے الجزائر کے متعلق خاص اختیارات دینے کے علاوہ چھ ماہ کے لئے جنرل ڈیگال کو دیگر مکمل اختیارات بھی دے دیئے جس کا مطلب یہ ہے کہ جنرل ڈیگال کے تمام مطالبات اسمبلی نے منظور کر لئے ہیں۔ جنرل ڈیگال آج الجزائر جا رہے ہیں۔ جہاں وہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔

ادھر الجزائر کے قومی محاذ کے ترجمان نے بتایا کہ جنرل ڈیگال کے وزیر اعظم بننے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے قاہرہ میں الجزائر کے ممتاز قومی لیڈروں کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

انڈونیشیا کو ۲۰ کروڑ ڈالر کے زرمبادلہ کا نقصان

جکارتہ ۳ جون ۔ وزیر اعظم انڈونیشیا نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ملک میں جو بغاوت رونما ہوئی ہے اس کا ایک براہ راست نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ملک کو ۲۰ کروڑ امریکی ڈالر کے زرمبادلہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

غلط اور مبالغہ آمیز کلیموں کے متعلق سرکاری اعلان

کراچی ۳ جون ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی بھارت کی متروکہ جائدادوں کے متعلق غلط اور مبالغہ آمیز دعاوی پیش کئے ہیں۔ وہ ۳۱ اگست تک اس میں کمی کرانے کے لئے ترامیم بھجوا سکتے ہیں۔ اس تاریخ کے بعد اگر کوئی کلیم غلط اور مبالغہ آمیز ثابت ہوا۔ تو اس کے خلاف متعلقہ قانون کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

اس اعلان کا اطلاق تمام دعاوی پر ہوگا خواہ ان کی توثیق ہو چکی ہو یا ابھی نہ ہوئی ہو ترامیم کے لئے درخواستیں کلیم کمشنر کے نام بھیجی جائیں۔

بلجیم کے عام انتخابات

برسلز ۳ جون ۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد بلجیم کے پانچویں عام انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ اور گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں بلجیم کے قریباً ۶۰ لاکھ باشندے ایوان نمائندگان کے ۲۱۲ سینٹ کے ۱۷۵ اور نو صوبائی کونسلر منتخب کرنے کے لئے پولنگ سٹیشنوں کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بلجیم میں ووٹنگ لازمی ہے اور پولنگ سے غیر حاضر رہنے والے اشخاص کو ایک ہزار فرینک جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔

لنڈن میں بسوں کی ہڑتال جاری رہے گی

لنڈن ۳ جون ۔ لنڈن میں ۵۰ ہزار بس ورکروں کی ہڑتال کو ختم کرنے کے بارے میں حکام اور ورکروں کے نمائندوں کے درمیان بات چیت ناکام ہو گئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ہڑتال جاری رہے گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ جون ۱۹۵۸ء

جبر و اکراہ

الفضل کے ایک گذشتہ اداریہ میں ہم نے ان نتائج کا دھندلا سا نقشہ کھینچا تھا۔ جو مودودی صاحب کے جبریہ طریق کار سے پیدا ہو سکتے ہیں مودودی صاحب کے نظریہ کے مطابق اسلام ایک مسلسل قتال ہے۔ تاکہ ان لوگوں سے جو آپ سے اختلاف رکھتے ہیں. عنانِ اقتدار بالجبر چھین لی جائے۔ اور بالجبر اپنا مفروضہ اور خود ساختہ نظام اسلام قائم کر دیا جائے

اس پر "تسلیم" اپنی ایک حالیہ اشاعت میں ہمارے نقشہ کو نقل کر کے رقمطراز ہے کہ

"اب جو شخص جماعت اسلامی کے مسلک دعوت طریق کار اور تاریخ سے ذرہ بھر بھی واقفیت رکھتا ہے۔ وہ اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ لوگ افترا پردازی میں کس قدر بے باک ہیں۔ اور ان کے ذہن میں اسلامی نظام حکومت کا کتنا بھیانک تصور ہے!!"

(تسنیم ۲۴ مئی ۱۹۵۸ء)

اس کو دیدہ و دانستہ خود فراموشی کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔ تسنیم نے دیدہ و دانستہ مودودی صاحب کے لٹریچر کا جو اس مسئلہ پر ہے ذکر نہیں کیا۔ اور یہ نہیں کہا کہ جس نے مودودی صاحب کا لٹریچر پڑھا ہے وہ جانتا ہے مودودی صاحب کے سینکڑوں حوالوں میں سے بطور نمونہ از خروارے ہم ذیل میں صرف ایک حوالہ نقل کر دیتے ہیں فھو ھذا

"یہی تھی پالیسی جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی سب سے پہلے اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول اور مسلک کی طرف دعوت دی۔ اور اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومتوں پر حملہ کیا۔ اور پھر حضرت عمر نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچایا"

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ مصنفہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ص ۲۸-۲۹)

یہ حوالہ ایک لحاظ سے بڑا مقدس ہے: اس میں مودودی صاحب جبر و اکراہ کے تعلق میں ان درباری علماء سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آقاؤں کی عیب دنیا کی پردہ پوشی کے لئے ان کی ہر جنگ زرگری کو جہاد فی سبیل اللہ کے مقدس لبادہ میں لپیٹنے کی کوشش کی ہے ذیل میں ہم وضاحت کے لئے صرف ایک حوالہ نقل کرتے ہیں.

"خلیفہ وقت کا سب سے بڑا کام اشاعت اسلام تھا۔ یعنی خدا اور اس کے رسول کا مقدس پیغام خدا کی مخلوق تک پہنچانا اور انہیں دعوت اسلام دینا۔ جب کسی حکمران کو دعوت اسلام دی جاتی ہے تو دو شرطیں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمان ہو جائے۔ دوسرا یہ کہ اگر مسلمان نہیں ہوتے تو جزیہ دو۔ اور یہ دونوں شرطیں نہ مانی جائیں تو پھر مجاہدین اسلام کو ان سرکشوں کا بھرکس نکال لینے کا حکم ملتا۔ اور اس کا نام جہاد ہے"

("ضرب مجاہد" ص ۲۵ مولفہ ایم۔ اسلم صاحب)

"اس حوالہ میں اسلام پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اسلام کا نعوذ باللہ حکم ہے کہ پہلے کافروں پر اسلام پیش کیا جائے۔ اگر وہ نہ مانیں تو جزیہ طلب کیا جائے۔ اور اگر یہ بھی نہ مانیں تو پھر ہلہ بول دیا جائے۔ اور ان کا بھرکس نکال دیا جائے۔ ممکن ہے بعض ایسے واقعات ہوئے بھی ہوں۔ لیکن قرآن و سنت ایسے خیال کو دھکے دیتے ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ متعصب سے متعصب مستشرقین نے بھی "اسلام" پر اسی حد تک الزام تراشی کی ہے۔ اور جو بات مولانا مودودی صاحب کو سوجھی ہے اس کا خیال نہ تو کسی درباری عالم کے ذہن میں آ سکا۔ اور نہ کسی متعصب سے متعصب مستشرق کے ذہن میں۔ اور وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی ذات کے تعلق میں۔

درباری علماء اور مستشرقین تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ پہلے اسلام کی دعوت پھر جزیہ کی دعوت پھر ان سے انکار کے بعد ہلہ بولا جاتا تھا۔ لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں یہ غلط ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو صرف برائے نام اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ اور بس۔ اور آپ اس بات کا انتظار بھی نہیں کرتے تھے کہ دیکھیں کفار کیا جواب دیتے ہیں مانتے ہیں یا نہیں۔ بس دعوت دینے کے ساتھ ہی ہلہ بول دیتے تھے۔

نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

معلوم نہیں ایسی دعوت کے لئے بھی مودودی صاحب نے کیا جواز سوچا ہے۔ اگر یہ بھی نہ کہتے تو کیا حرج تھا لیکن شاید حرج ہوتا۔ اور وہ یہ کہ مودودی صاحب کے ذہنی انتشار کا ازالہ اور کس طرح منکشف ہوتا۔

اب بتایا جائے کہ جس شخص کا نظریہ یہ ہو اگر (خدا نہ کرے) ایسے شخص کے ہاتھ میں کسی گاؤں کی زمام حکومت آ جائے۔ تو وہ اپنے دین کی اقامت کے لئے کیا قیامت نہیں ڈھا سکتا؟

شاید یہاں ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز فرمائیں کہ اسلامی جماعت مودودی صاحب کے ذاتی خیالات کی پابند نہیں ہے۔ اس کا جواب با صواب مولانا امین احسن اصلاحی یا مولانا اشرف مدیر المنیر لائل پور دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ندیم صدیقی صاحب کا نظریہ بھی زیر بحث ہے۔ جو بالکل مودودی صاحب کی نقل ہے۔

اس کے بعد تسنیم لکھتا ہے

"ان کا گمان ہے کہ اسلام کے ہاتھ زمام اقتدار آئی۔ اور ان کی جان کی خیر نہیں یحسبون کل صیحۃ علیھم"

(تسنیم ۲۴ مئی ۱۹۵۸ء)

یہاں "تسنیم" نے پہلے حصہ کی خود ہی تردید کر دی ہے۔ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں نظام اسلام قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ لیکن اس کا طریق کار اسلامی اصولوں کی ذاتی خوبیوں اور فوقیت کی بنا پر ہے۔ اور وہ جہاد بالسیف کی محض استثنائی حیثیت سمجھتی ہے۔ جو صرف دفاع تک محدود ہے۔ جو نظام اسلام جماعت احمدیہ قائم کرے گی۔ اس میں صرف فتنہ و فساد دبانے کی حد تک نظامی قوت استعمال کی جائے گی۔ ورنہ ہر ایک کو پوری پوری آزادی ضمیر حاصل ہوگی۔ وہ کسی ایسے نظام کو خواہ کتنا بھی اسلامی ظاہر کیا جائے۔ جس میں کسی قسم کا جبر و اکراہ ہو۔ لادینی نظام سمجھتی ہے۔ اور قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین کے منافی خیال کرتی ہے۔ اس لحاظ سے نظام اسلام عدل و رحمت کا نمونہ ہے۔ ورنہ جو تصور مودودی صاحب اور اسلامی جماعت والوں کا ہے وہ ایسا ہی جابلی ہے جیسا کہ اشتراکی اور فاشی نظام۔ اس لئے وہ نہایت بھیانک ہے۔ اس میں عدل و رحمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کیا یہ درست نہیں ہے کہ مودودی صاحب اور آپ کی جماعت نے ۱۹۵۳ء کی احمدیوں کے خلاف شورش میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا جس کا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ کوئی غیر احمدی مسلمان جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہو سکے۔ ورنہ مودودی صاحب کی مفروضہ ارتداد کی سزا قتل کے لئے تیار ہو جائے؟

پھر کیا وجہ ہے کہ اگر خدانخواستہ گنجے کو ناخن مل جائیں۔ تو وہ شیعوں اسماعیلیوں اہل قرآن وہابیوں۔ دیوبندیوں بریلویوں وغیرہ پر بھی یہ ہتھیار استعمال نہ کرے؟

منکرینِ خلافت کی شخصیّت پرستی اور ذہنی غلامی

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

(خورشید احمد)

منکرینِ خلافت زبان سے تو آزادیٔ رائے اور حریتِ ضمیر کے علمبردار ہونے کے مدعی ہیں لیکن عملاً خود شخصیت پرستی اور ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں — اس کی ایک واضح مثال درج ذیل کی جاتی ہے:۔

مولوی صدر الدین صاحب کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب پر الزامات

اس حقیقت سے اب کوئی غیر مبایع انکار نہیں کرسکتا کہ ان کے گروہ کے سابق امیر مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور موجودہ امیر مولوی صدر الدین صاحب کے باہمی تعلقات سخت کشیدہ تھے اس کشیدگی کی نوعیت کا کسی قدر اندازہ اس "دکھوں کی داستان" سے لگایا جاسکتا ہے جو آخری ایام میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے خود اپنی قلم سے لکھی اور جسے ان کی وفات کے بعد شائع کیا گیا۔ اس "داستان" میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم مولوی صدر الدین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

۱۔ "مولینا مجھے پرلے درجے کا ظالم بداخلاق، جھوٹ بولنے والا اور اخلاق سے بے بہرہ سمجھتے تھے۔"

۲۔ "میں قطعی طور پر ثابت کرنے کو تیار ہوں ...... کہ (مولینا نے) میرے متعلق لوگوں کو جھوٹی باتیں سنا کر اکسانے کی کوشش کی اور پھر جب وقت آیا انکار کر دیا۔"

۳۔ "مولینا صاحب کی عام عادت ہے کہ جس شخص کے خلاف کوئی الزام ہو اس کی تحقیقات سے پہلے خوب پراپیگنڈہ کرتے ہیں حالانکہ ان کو خوب علم ہے کہ یہ خداوند تعالیٰ اور اس کے فرمودہ کے خلاف ہے۔"

۴۔ "ایک طوفان کھڑا کیا گیا کہ میں پانچ سال کے عرصہ میں انجمن کا سولہ ہزار روپیہ فضل حق کی مدد سے کھا گیا ہوں ...... فضل حق اصل ملزم نہ تھا۔ وہ تو اگر ملزم تھا تو صرف امانت کا اصل روپیہ کھانیوالا میں ہی تھا۔ یہ تو خدا کا شکر ہے کہ مولینا نے اس وقت پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں دے دی ورنہ شاید مجھے ہتھکڑی لگا کر ڈلہوزی سے لاہور لا کر مولینا صاحب کے سامنے پیش کیا جاتا تو وہ خوش ہو جاتے۔"

۵۔ "انہوں نے (مراد مولوی صدر الدین صاحب) ایک اور خط اسی قسم کا لکھا یہ دونوں خطوط مجھ پر الزامات کا مجموعہ تھا مثلاً یہ کہ

(ا) میں نے سالہا سال سے مولوی صاحب کی بدنامی اور تذلیل کے لئے کمر باندھ رکھی ہے۔"

(ب) میں قواعد انجمن کی خلاف ورزی کرتا ہوں۔

(ج) اپنی پوزیشن کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہوں۔

(ح) ایک رکن کی تذلیل کیلئے غلط بیانی کر دیتا ہوں۔

(د) دفتر میں خیانت ہوتی ہے اور میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔

(ز) میں نے مولینا صاحب کی تحریروں کو دبا کر مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

(ط) مولوی صاحب کے متعلق ایک خطرناک رپورٹ انجمن میں پیش کی جو جھوٹ کا پلندہ ہے۔

(ف) انجمن کے کسی رکن پر سوائے اپنے رشتے داروں کے اعتماد نہیں کرتا۔

(ک) سیکرٹری صاحب میری شہہ پر کاغذات دباتے اور گم کر دیتے ہیں۔

(ل) میں نے اس سے پہلے انجمن کے اراکین کو نکالا ہے اکثروں کے ساتھ لڑائیاں کی ہیں۔

(م) اس انجمن میں میں اکیلا آدمی ہوں جو اراکین انجمن کے ساتھ مخاصمت رکھتا ہوں۔

(ن) کوئی صالح آدمی میرے ساتھ رہ نہیں سکتا۔"

(حضرت امیر مرحوم کے دکھوں کی خود نوشت داستان)

مندرجہ بالا حوالوں سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور مولوی صدر الدین صاحب کے باہمی تعلقات اخیر وقت تک کیسے رہے

غیر مبایعین کی پوزیشن

جب صورتِ حال یہ ہو کہ ایک گروہ کے دو لیڈر ایک دوسرے پر شدید الزامات عائد کر رہے ہوں تو اس گروہ کے دیانتدار اور باضمیر افراد کے لئے ایک ہی صورت رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ وہ تحقیقات کر کے ان میں سے ایک کو سچا قرار دیں اور دوسرے کو جھوٹا لیکن منکرین خلافت نے اس صاف اور سیدھی راہ کو چھوڑ کر جو پوزیشن اختیار کی وہ یہ ہے کہ وہ بیک وقت دونوں کو ہی سچا قرار دیتے ہیں اور دونوں کی ہی اطاعت کا دم بھرتے رہے۔ اب قارئین خود اندازہ لگائیں کہ ان کا یہ موقف آزادیٔ ضمیر اور حریت رائے پر دلالت کرتا ہے یا ذہنی غلامی، بزدلی اور بیک وقت دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے کے مترادف ہے!!

انجمن کا عجیب و غریب رویہ

مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی زندگی میں جب یہ کشیدگی اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو مولوی صاحب مرحوم نے اپنی انجمن میں معاملہ پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ مولوی صدر الدین صاحب کے عائد کردہ الزامات کا نوٹس لے اور ان کا سدباب کرے لیکن انکی انجمن کی آزادیٔ ضمیر اور جرأت و دلیری کا یہ حال تھا کہ اس نے پھر بھی کوئی واضح رویہ اختیار نہ کیا اور عملاً دونوں کو ہی سچا قرار دیتے ہوئے یہ عجیب و غریب فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب مرحوم کو اپنا صدر اور مولوی صدر الدین صاحب کو اپنا نائب صدر بنالیا اور اس طرح بیک وقت دونوں کو خوش کرنے کی کوشش کی جب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو اس رویّہ کا علم ہوا تو انہیں کہنا پڑا کہ:۔

"دو آدمیوں میں سے جنکے تعلقات یہ ہوں ایک کو صدر اور دوسرے کو نائب صدر تجویز کرنا ایک اصولی غلطی تھی۔" اور یہ کہ "اگر مولینا صدر الدین صاحب سچے ہیں تو پھر میں ایک دن کے لئے بھی امیر بننے کے قابل نہیں۔"

(ملاحظہ ہو حضرت امیر مرحوم کے دکھوں کی داستان)

لیکن ان کی انجمن کو اپنے "امیر ایدہ اللہ" کا جو احترام تھا وہ اس سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ پھر بھی اپنی اس "اصولی غلطی" پر مصر رہی حتیٰ کہ جب مولوی محمد علی صاحب وفات پا گئے تو اس نے مولوی صدر الدین صاحب کو ہی ان کی جگہ اپنا امیر بنا لیا۔ چنانچہ اب تک وہی امیر چلے آتے ہیں گویا غیر مبایعین کی انجمن نے مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا جانشین ایک ایسے شخص کو منتخب کیا جو انہیں "پرلے درجے کا ظالم، بداخلاق، جھوٹ بولنے والا اور بددیانت" قرار دیتا تھا۔

انجمن کی غلامی

یہ تو انجمن کی جرأتِ ایمانی اور حریت ضمیر کا حال ہے لیکن ان لوگوں کی حریت رائے اور آزادیٔ ضمیر بھی اس سے آشکار ہو جاتی ہے جنہوں نے اپنی انجمن کے اس فیصلہ کو بلا چون و چرا تسلیم کر لیا۔ کیونکہ انہوں نے بھی اپنی انجمن کے منافقانہ رویّہ پر آمنّا و صدقنا کہکر یہ واضح کر دیا کہ ان کی بھی اپنی کوئی رائے ہے اور نہ ضمیر۔ وہ اپنی انجمن کے چند سرکردہ افراد کے ہاتھ میں آلۂ کار بن چکے ہیں اور ان کی غلامی میں پوری طرح مبتلا ہیں۔

غور کر کے دیکھ لیجئے! جو لوگ اپنی انجمن کے اس فیصلے پر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب بھی سچے تھے اور ان کے بزرگ اور واجب الاطاعت امیر تھے اور انہیں پرلے درجے کا ظالم بداخلاق، بددیانت اور جھوٹا کہنے والا شخص بھی سچا اور ان کا امیر ایدہ اللہ ہے

قوان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ ان کا اپنا کوئی ضمیر نہیں۔ ان کی آزادی ضمیر اور حریت کے دعوے سراسر باطل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جو لوگ سراسر غلط طور پر جماعت احمدیہ پر آزادی رائے کی نعمت کو قربان کر کے "پیر پرستی" اختیار کرنے کا الزام لگاتے تھے۔ انہوں نے اپنے عمل سے دنیا کو یہ دکھا دیا کہ حریت ضمیر آزادی رائے اور مومنانہ جرأت سے وہ خود محروم ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کا شعبہ تربیت

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رپورٹ کارگزاری لجنہ اماء اللہ میں تربیت کے شعبہ کا الگ خانہ کھولا گیا ہے۔ لیکن جو رپورٹیں لجنات سے ملی ہیں۔ ان میں بہت سی لجنات نے اس شعبہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ موجودہ حالات میں خصوصی طور پر شعبہ تربیت کی ضرورت نہایت اہم ہے۔ اس لئے لجنات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس اہم شعبہ کو نظر انداز نہ فرمائیں۔ اور اس کے متعلق اپنی کارگزاری کی مفصل رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو۔ شعبہ تربیت کے سلسلہ میں مزید ہدایات کی ضرورت ہو تو حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

سیکرٹری تربیت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قادیان میں جلسۂ یوم خلافت

قادیان ۲۷ مئی۔ یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مقامی طور پر قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے باقاعدہ جلسہ کا اہتمام کیا گیا جو مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل بوقت ۸ بجے صبح سے پونے بارہ بجے تک کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس مبارک موقعہ پر مقامی مقررین کے علاوہ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے بھی ایک فاضلانہ ایمان افروز پر مغز تقریر فرمائی مقررین نے خلافت کے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر قرآن و حدیث، تاریخ اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی لیاقت اور قابلیت کے مطابق عمدگی سے روشنی ڈالی قریباً ۴ گھنٹہ کا یہ پروگرام نہایت توجہ اور ذوق و شوق سے سنا گیا جملہ درویشان کرام خاص اہتمام سے اس میں شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور ایک خاص تعداد میں حاضر ہو کر اس موقعہ کی برکات سے حصہ لیا۔ بعض غیر مسلم دوست بھی جلسہ کی کارروائی کے دوران تشریف لائے اور انہیں بھی جماعت احمدیہ کی روحانی مساعی اور اس کے لئے جدوجہد کے بعض اہم پہلوؤں پر مقررین کے خیالات سننے کا موقعہ ملا۔ خاص طور پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر سے اچھا اثر لیا۔

جلسہ کا آغاز

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ کے آغاز میں جناب صدر جلسہ نے اس بات کی وضاحت کی کہ نظام خلافت ہی کی برکات سے عالمگیر روحانی انقلاب پیدا ہونا ممکن ہے

اہمیت خلافت

بعدہٗ باری باری مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب نے اہمیت خلافت کے موضوع کی اور مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی مولوی فاضل نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں خلافت اسلامیہ کی تشریح و توضیح کی۔ مکرمی چوہدری سعید احمد صاحب نے مختلف حوالوں سے ثابت کیا کہ برحق خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔

"خلیفہ خدا ہی بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب نے خلیفہ کی تشریح کی۔ اور انی جاعل فی الارض خلیفہ سے اپنے موضوع کو ثابت کیا۔ اس کی تائید میں خلافت ٹرکیہ کی ناکامی کی وضاحت کی اور بتایا کہ اُس وقت کی تاریخ کا علم رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ خلافت ٹرکیہ کو قائم رکھنے کے لئے کیا کچھ کوششیں کی گئیں۔ مگر بالآخر یہی ثابت ہوا کہ اس منصب پر جس کو خدا فائز کرے وہی سرفراز ہو سکتا ہے۔ کسی دوسرے کا کام نہیں کہ کسی کو خلیفہ بنا سکے۔

جناب ملک صلاح الدین صاحب نے اپنا ایک مضمون منصور موعود مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ اور مولوی عمر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے آپ کے بعد سلسلہ خلافت کے جاری رہنے کو ثابت کیا۔

برکات خلافت

اس کے بعد مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ افریقہ کی فاضلانہ تقریر کا آغاز ہوا۔ محترم مولانا نے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد خلافت کی برکات کو دو حصوں علمی برکات اور عملی برکات میں تقسیم کرتے ہوئے پہلے نمبر پر علمی برکات کی وضاحت کی۔ اور آیت استخلاف کے الفاظ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کی نہایت لطیف تشریح کی۔ آپ نے بتایا کہ دین کے معنے شریعت اور طریق کار کے ہوتے ہیں اور شریعت انسان کو جہالت سے نکال کر علم کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ہر زمانہ کا رسول اور نبی دنیا میں آکر یہی کام کرتا ہے۔ جب وہ اس جہان سے گذر جاتا ہے۔ تو اس کے اسی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ اس کے خلفاء کو کھڑا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جس طرح پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتنہ مرتدین کے فرو کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر دیا۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ تمکین دین کا کام کیا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے قیام خلافت اور عدم عزل خلفاء وغیرہ پر مشتمل ان حوالوں کا ذکر کیا جسے ان سے پہلے ایک مقرر نے تفصیلی طور پر بیان کیا تھا۔ اسی طرح آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ان علمی کارناموں کا ذکر کیا۔ جو مسئلہ نبوت و خلافت، بہشتی مقبرہ اور الوصیت کے بارہ میں غیر مبایعین کے پیدا کردہ وساوس کے ازالہ کے لئے علمی مضامین و توضیحات پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے معارف و حقائق وغیرہ کے بیان کی تفصیل بیان کی۔

آپ نے بتایا کہ یہ خلافت کی علمی برکات ہی کا نتیجہ ہے کہ آج یورپ کے مستشرقین کو اپنا انداز فکر تبدیل کرنا پڑا ہے۔ کجا یہ کہ وہ اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے اور کجا یہ صورت کہ اب اسلام کی بہت سی خوبیوں کے معترف ہو رہے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ حضرت اقدس امیر المومنین نے یورپین ممالک میں ایسا لٹریچر بکثرت پھیلا دیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ لوگ اپنے خیالات کو بدلنے پر مجبور ہو گئے۔

عملی برکات کے ذکر میں آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کا زندہ خدا پر محکم یقین کو پیش کیا۔ ۱۹۵۳ء میں مغربی پاکستان میں ظاہر ہونے حالات کو اس کے لئے بطور ثبوت پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ پر یہ حقیقی ایمان ہی ہے جو انسان کو گناہ کی گندگی سے بچا سکتا ہے۔ اور یہ محکم یقین نہیں پیدا ہو سکتا۔ جب تک انسان زندہ نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ نہ کرے جو ایک پاک وجود کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔

[illegible] کہتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ خلافت ہی کی عملی برکات ہیں۔ جنہوں نے نوجوانوں کو خدمت و اشاعت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ اور بیسیوں کی تعداد میں اپنے عزیز و اقارب سے دور بیرونی ممالک میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نکل جانے میں فخر محسوس کرتے ہیں ایسی قربانی کی روح کوئی انجمن یا کوئی سوسائیٹی پیدا نہیں کر سکتی۔

خلافت کی عملی برکات کے سلسلہ میں آپ نے اسلام کے صحیح تصور کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کی اشاعت کو بطور ثبوت پیش کیا۔ اور بتایا کہ باوجودیکہ دنیا میں اچھی خاصی مسلمانوں کی حکومتیں ہیں اور ان کے پاس مالی وسعت بھی ہے۔ لیکن اسلام کی اس طرح اشاعت اور خدمت کی کسی کو توفیق نہ ملی اگر یہ نعمت ملی تو ایک غریب جماعت احمدیہ کو۔ پس اخلاق کے ساتھ ساری ہی دنیا میں دین کی اشاعت و تبلیغ کا کام خلافت احمدیہ کی عملی برکات کا نتیجہ ہے۔

آخری تقریر مکرم مولوی ابراہیم صاحب فاضل کی تھی۔ آپ نے منکرین خلافت کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انہوں نے ہر میدان میں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا۔

بالآخر صدر جلسہ نے صدارتی تقریر میں حاضرین جلسہ کو خلافت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کے لئے اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور بعد دعا یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ (نامہ نگار بدر قادیان)

یوم خلافت کی تقریب پر جماعت احمدیہ ربوہ کے جلسہ کی روئیداد

خلافت کی ضرورت اہمیت اور اس کی برکات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

(قسط نمبر ۲)

مولوی غلام باری صاحب سیف کی تقریر

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اپنی تقریر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ایمان افروز الہامات اور رؤیا و کشوف پیش کر کے ثابت کیا کہ آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اور اس کی تائید و نصرت ہر آن آپ کے شامل حال ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ مجھ پر کامل ایمان اور یقین رکھتے ہیں ان پر فرشتے نازل کرتا ہوں اس لئے کسی شخص کے رؤیا اور کشوف کا پورا ہونا اس کے تعلق باللہ کی زبردست دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عارف بندے قدم قدم پر اس سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے اس کی مثال دیتے ہوئے بتایا۔ جماعت احمدیہ میں شروع سے ہی مصلح موعود کے مسئلہ پر بحث ہوتی چلی آئی ہے۔ تقریروں اور تحریروں میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ مصلح موعود سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود ہے۔ لیکن ۱۹۴۴ء تک اہل پیغام کے مطالبہ کے باوجود آپ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ۱۹۴۴ء میں یہ دعویٰ کیا اور فرمایا "مصلح موعود کی پیشگوئی میں جس لڑکے کا ذکر کیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ میرے ذریعہ اس پیشگوئی کی بہت سی شقیں پوری ہو چکی ہیں جماعت کا اصرار تھا کہ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کروں مگر میں خاموش رہا حتیٰ کہ گذشتہ جنوری کے مہینہ میں لاہور میں مجھے ایک رؤیا دکھایا گیا جس میں مجھے بتایا گیا کہ اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں" پس خدا تعالیٰ کے بندے اس کی راہنمائی حاصل کر کے چلتے ہیں۔ اس لئے ان کے رؤیا و کشوف کا پورا ہونا ان کے خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا۔ بعض لوگ رؤیا و کشوف کو قلبی خیالات کا نام دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض خوابیں اسی ذیل میں آتی ہیں مگر ایک ایسا کشف یا الہام جو مخالف ماحول میں ہوا ہو اور مخالف حالات میں وہ پورا ہو جائے اس کا نام قلبی خیال کیسے رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ بظاہر بے یار و مددگار ترک وطن کر کے مدینہ جا رہے تھے اس وقت آپؐ نے سراقہ سے فرمایا۔ سراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ آپ کسی دن طاقت پکڑ جائیں گے اور پھر آپ کسریٰ کی سلطنت کو تہ و بالا کر دیں گے پھر کون جانتا تھا کہ سراقہ اس وقت تک زندہ رہے گا اور کسریٰ کے کنگن بھی اس وقت تک محفوظ رہیں گے۔ پھر یہ بات پوری ہوئی۔ اب اسے دلی خیالات کیسے کہا جا سکتا ہے بہرحال کسی انسان کے رؤیا و کشوف کا پورا ہونا اس کے تعلق باللہ کی دلیل ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیسیوں الہامات اور رؤیا و کشوف شاندار طور پر پورے ہو رہے ہیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اور اس کی تائید و نصرت آپ کے شامل حال ہے

چوہدری محمد شریف صاحب کی تقریر

اس کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ کس طرح ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو بالاتفاق خلیفہ منتخب کیا گیا اور منکرین نے آپ سے عہد کیا کہ ہم آپ کا ہر حکم مانیں گے۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے اپنا اقتدار جاتا دیکھا تو حضرت خلیفہ اولؓ کے خلاف منصوبہ بازی شروع کی اور تقریر و تحریر میں آپ پر متعدد الزامات لگائے آپ کو (نعوذ باللہ) بوڑھے بدعقل اور غصہ سے مغلوب کا خطاب دیا گیا انہیں صدر انجمن احمدیہ کے کاموں میں دخل نہ دینے والا، اپنی حکومت جتانے والا اور نذرانوں کو کھا جانے والا قرار دیا گیا۔ آپ کے متعلق یہ کہا گیا کہ آپ "الوصیت" کے خلاف عمل کرتے ہیں سارا دن لڑکوں کو پڑھاتے رہتے ہیں۔ کتابوں کے مطالعہ کے شغل کے سوا آپ کا کوئی کام نہیں۔ آپ کی استقامت میں فرق آگیا ہے۔ آپ کا دماغ مختل ہو گیا ہے (نعوذ باللہ) پھر اخبارات سلسلہ کو بند کرنے کی تحریک کی گئی اور یہاں تک ہی بس نہ کی گئی جب اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی تو آپ کو معزول کر دینے کی دھمکی دی گئی۔ اب یہ لوگ حضرت خلیفہ اولؓ سے محبت اور عشق کے داعی بنتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اب اسی شعر کے مصداق ہیں کہ

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا مقرر فرماتا ہے اور وہ ہر آن اس کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ان منصوبوں کو ملیامیٹ کر دیا اور خلافت کے متعلق آپ کے ایسے ٹھوس ارشادات موجود ہیں جن کی موجودگی میں جماعت خلافت کے مسئلے میں مجموعی طور پر کوئی ٹھوکر نہیں کھا سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بار بار اپنی تقاریر میں ان امور پر زور دیا کہ:

۱۔ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔

۲۔ خلیفہ کی اطاعت لازمی و لابدی ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس کے مقابلہ میں اباء اور استکبار انسان کو ابلیس کی طرح ایمان سے دور لے جاتا ہے۔

۳۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت اور مصالح سے خلیفہ بنایا ہے۔ آپ کو اس عہدہ کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ خلافت کے متعلق جو شخص گستاخی کرے گا برباد و رسوا ہوگا۔

۴۔ آپ سے لڑائی کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنا ہے۔ آپ پر اعتراضات کرنا خدا تعالیٰ پر اعتراضات ہیں۔

۵۔ آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اس لئے کوئی فرد یا جماعت آپ کو معزول نہیں کر سکتی۔

۶۔ آپ اپنے بعد بھی خلافت کو جاری سمجھتے تھے اور پھر آپ نے ہونے والے خلیفہ کی طرف واضح اشارہ بھی کر دیا۔

۷۔ خلیفہ کا منکر فاسق ہوتا ہے۔

۸۔ آپ کا عقیدہ تھا کہ پرانے اور نئے احمدیوں کو خلیفہ کی بیعت کرنی چاہیئے۔

۹۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ مانتے تھے اور بحیثیت خلیفہ آپ حضورؑ کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کو اپنا فرض خیال کرتے تھے۔

۱۰۔ آپ انجمن کو خلیفہ کے تابع اور ماتحت سمجھتے تھے۔

صاحب صدر کی تقریر

آخر میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنی صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ نے فرمایا "یوم خلافت" کی تقریب منانے پر غیر مبایعین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ہم لوگ یوم مصلح موعود اور یوم خلافت تو مناتے ہیں لیکن یوم مسیح موعود نہیں مناتے۔ صرف وہی لوگ ہیں جو یوم وفات مسیح موعود مناتے ہیں۔ دراصل ہم کسی دن کو رسمی طور پر نہیں مناتے۔ اگر کسی دن کو رسمی طور پر منانا ضروری ہوتا۔ تو سب سے پہلے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وصال کا دن مناتے ہاں جب کبھی کسی بات کو واضح کرنا مقصود ہوتا ہے تو ہم وہ دن مناتے ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مخالفین نے اعتراض کئے تو ہم نے سیرت النبیؐ کا دن منانا شروع کر دیا جو اب تک باقاعدہ منایا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے اور آپ پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے یوم مسیح موعود منایا جاتا ہے۔ اخبارات یوم مسیح موعود پر اپنے خاص نمبر نکالتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے ثبوت مطبوعہ لٹریچر میں موجود ہیں۔ اب معترضین اٹھا تو ہماری جماعت نے ۲۷ مئی کو یوم خلافت منانا شروع کر دیا پس یہ بات غلط ہے کہ ہماری جماعت نے کبھی یوم مسیح موعود نہیں منایا۔ ہماری جماعت یوم مسیح موعود مناتی رہی ہے اور اس کا ثبوت اخبارات سلسلہ سے پیش کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ خلافت کے متعلق مجمل مگر واضح ذکر حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف الوصیت میں پایا جاتا ہے۔ پیغامی حضرات کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صحیح جانشین صدر انجمن احمدیہ ہے" اور قدرت ثانیہ کے الفاظ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ حالانکہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دی ہے۔ کیا حضرت ابوبکرؓ کوئی انجمن تھے؟ پھر آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام خلیفہ ہوئے کیا وہ کوئی انجمن تھے؟ دوسرے سب انبیاء کی تاریخ دیکھی جائے تو ان میں سے کسی نبی کا قائم مقام کوئی انجمن نہیں ہوئی بلکہ ہمیشہ شخصی خلافت قائم ہوتی رہی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں غیر مبایعین جو استدلال کرتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ قدرت ثانیہ اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ اگر قدرت ثانیہ سے مراد صدر انجمن احمدیہ ہے تو یہ تو آپ کی زندگی میں موجود تھی۔ پھر حضور کے ان الفاظ کے کیا معنی ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

یومِ خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

راولپنڈی

جلسہ مؤرخہ ۲۷ر مئی ۱۹۵۸ء کو بعد از نماز عصر بمقام مسجد احمدیہ واقعہ مری روڈ راولپنڈی زیر صدارت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا اور جلسہ گاہ کو بھی مزین کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ تلاوت قرآن کریم رشید احمد صاحب بھٹی نے فرمائی اور نظمیں مکرم ملک حمید علی صاحب اور رشید احمد صاحب بھٹی نے پڑھیں۔ ازاں بعد صدر جلسہ میاں عطاء اللہ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "الوصیۃ" سے "قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے ظہور کی بشارت" سے متعلقہ عبارت پڑھ کر بیان فرمائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں۔

۱۔ مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم اے "اسلام میں خلافت"۔ آپ نے آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو ہی موجودہ زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ حدیث کہ "پھر اسکے بعد خلافت منہاج نبوت پر قائم ہوگی" کے مطابق یہ نعمت میسر ہوئی ہے اور کہ اس کی برکات سے (جو کہ تبلیغ دین متین۔ تعمیر مساجد۔ اشاعت قرآن شریف کے رنگ میں ظہور پذیر ہو رہی ہے) پورے پورے طور پر متمتع ہو رہی ہے۔

۲۔ چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے نے ایک مقالہ پڑھا جس کا موضوع تھا "خلافت کی برکات"

۳۔ میاں محمود احمد صاحب بی اے نے "منصب خلافت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ دنیا میں عموماً دو نظام چلتے ہیں یعنی (۱) حاکمانہ اقتداری نظام اور (ب) عوام کے ہاتھ میں دیا ہوا اقتدار ہر دو میں خوبیاں بھی ہیں اور نقائص بھی۔ لیکن اسلام میں آیت "استخلاف" کے مطابق جو خلافت عطا ہوئی ہے وہ چونکہ مومنین کے ہی حصہ کی نعمت ہے لہٰذا وہ ان ہر دو نظاموں کی خوبیاں لیتے ہوئے اور نقائص کو چھوڑتے ہوئے خلافت حقہ کا درجہ پا جاتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ یہی نظام خلافت ہی مخلوق الٰہی کے لئے ہر رنگ میں فائدہ بخش ہوسکتا ہے۔

۴۔ خواجہ عنایت اللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ قدرت اوّل ہمیشہ انبیاء کے وجود میں ظاہر ہوا کرتی ہے اور کہ قدرت ثانیہ خلفاء کے وجودوں سے برپا ہوا کرتی ہے۔ اور یہی بحث ہے جو کہ رسالہ الوصیت میں درج شدہ پیشگوئی بابت خلافت میں بتایا گیا ہے۔

اخیر میں مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جلسہ نے آیت "استخلاف" پڑھی اس آیت کا لفظی ترجمہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں ایک عظیم الشان وعدہ ہے خلیفۃ اللہ کا۔ اس زمانہ کا خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ہمارے درمیان آیا۔ ہمارے درمیان رہا۔ اس نے قدرت ثانی کی اور وہ یہ بھی کہہ گیا کہ میرے بعد اب قدرت ثانیہ آوے گی۔ نماز مغرب کے وقت پر جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ سامعین کی تعداد بڑی خوشکن تھی۔

اس جلسہ کی ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی درخواست پر یوم خلافت کے جلسہ کیلئے ایک پیغام دیا۔ جو کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ریکارڈ کیا۔ اور جلسہ ہذا کی کارروائی کے درمیان تین مختلف مواقعہ پر سامعین جلسہ کو سنایا گیا۔ (یہ پیغام الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے)

(عبد اللہ خان جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ راولپنڈی)

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۲۷ر مئی کو یوم خلافت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ڈسکہ نے نماز مغرب کے بعد ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ڈسکہ کے سب احباب شامل تھے۔ محمد ابراہیم صاحب عابد پریذیڈنٹ جماعت اور ماسٹری غلام حسین صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقریریں کیں۔ خلافت کی برکات بیان کیں اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کی وجہ محض خلافت کیساتھ جماعت احمدیہ کی وابستگی اور خلافت کی برکات سے ہے۔

(ملک غلام نبی سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ)

کنری

مورخہ ۲۷؍۵؍۵۸ جماعت احمدیہ کنری کا جلسہ "یوم خلافت" زیر صدارت مکرم جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر جماعت منعقد ہوا

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ جو کہ مکرم عطاء اللہ صاحب نے کی نظم مکرم سید سعید شاہ صاحب نے الفضل سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم صدر صاحب جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت اور اس کے پس منظر کو بیان فرمایا

آپ نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ خلافت ہمارے دین کی محافظ ہے اور ہمیں ہماری عزتوں۔ ہماری جانوں اور ہمارے مالوں سے بھی عزیز تر ہے۔

مکرم محمد رفیق صاحب نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی

آپ کے بعد مکرم مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے نے "ضرورت خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے مولانا ابو الکلام صاحب آزاد اور بعض دوسرے علماء کے حوالوں سے خلافت کی اہمیت اور ضرورت بیان فرمائی

بعد ازاں محمد اکبر صاحب اقبال نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تقریروں کے وہ اقتباسات سنائے جو خلافت کی اہمیت پر مشتمل ہیں۔

آپ کے بعد مکرم جناب امیر صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے رسالہ الوصیۃ سے غیر مبایعین کے نبوت اور خلافت کے متعلق پیدا کردہ شکوک اور خود تراشیدہ عقائد کو غلط ثابت کیا ــــ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

خاکسار عبد الغفور بھٹی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت کنری سندھ

مری

مورخہ ۲۷؍۵ کو مری میں یوم خلافت کی تقریب منائی گئی۔ حضور ایدہ اللہ جس کوٹھی میں مقیم ہیں اس کے صحن میں بعد نماز عصر جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب منعقد کیا گیا جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے کی۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ملفوظات دربارہ خلافت پڑھ کر سنائے۔ اور مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے "خلافت علیٰ منہاج نبوت" پر تقریر کی۔

آخر میں صدر محترم نے خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے انتخاب کے متعلق اپنے چشم دید واقعات بیان فرمائے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت پر باوجود ایک گروہ کے مخالف ہونے کے قائم فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ نظام خلافت کے ذریعہ ہی اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اسلئے ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو اس روحانی نظام سے ہمیشہ وابستہ رکھنا چاہیئے۔ آپ نے احباب سے پرزور اپیل کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔

جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(محمود احمد مری)

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ کراچی کے زیر اہتمام یوم خلافت ۲۷ر مئی ۱۹۵۸ء کو احمدیہ ہال میں منایا گیا جلسہ کا آغاز صاحبزادی امۃ القیوم بیگم کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہدنامہ اور نظم کے بعد محترمہ شوکت عبد المالک اور فرحت اختر نے اپنے مضامین بعنوان خلافت کی اہمیت اور برکات خلافت پڑھے۔ ان کے بعد محترمہ سارکہ نیّر صاحبہ نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آخر میں مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔

ساڑھے پانچ بجے دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حمیدہ عرفانی نائب جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ کراچی

درخواست دعا

(از مکرم ملک عزیز احمد صاحب سیالکوٹ)

چند روز سے طبیعت پھر کرنی شروع ہوگئی ہے۔ پیٹ میں درد کی وجہ سے اسہال کثرت سے آتے ہیں۔ معدہ اس قدر کمزور ہوگیا ہے کہ نرم سے نرم غذا ہضم نہیں ہوتی بےچینی اور گھبراہٹ ہر وقت رہتی ہے۔ ٹمپریچر بھی ہوجاتا ہے جماعت دعا دیں۔ تا اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرماوے

ترکستان پر روسی یلغار کی ہولناک داستان

(منقول از نوائے وقت ۱۴ مئی ۱۹۵۸ء)

(قسط نمبر ۲)

کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی

اگرچہ یہ درست ہے کہ روسی آئین میں "عبادت کی آزادی" کی ضمانت دی گئی ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ "کمیونسٹ پارٹی سوسائٹی کی رہنمائی کرے گی" اور غالباً یہی وجہ ہے کہ روس کے سرکاری اخبار اور حکمران طبقہ نے مذہب کے بارے میں کچھ اس قسم کے الفاظ کہے ہیں۔

"مذہب ایک دقیانوسی نظریہ ہے ہمیں مذہب کے خلاف جنگ کرنی چاہیئے کیونکہ مارکسزم کی طرف یہی پہلا قدم ہے" (سرکاری اخبار "کمیونسٹ تاجکستانہ" ستالین آباد مجریہ ۲۴ مئی ۱۹۵۱ء)

"خدا دقیانوسی لوگوں کے لئے ایک عظیم طاقت ہے جو تمام بیرونی اثرات پر حاوی ہے۔ مگر یہ لفظ لوگوں کو صرف دھوکہ دینے اور ان کے جذبات سے کھیلنے کے لئے وضع کیا گیا ہے" (کمیونسٹ تازقستانہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء)

"اسلام کا نظریہ سودیت طرز زندگی سے قطعی مختلف ہے۔ اسلام اور اس کی مقدس کتاب قرآن، انسان کے ارادے اور اس کی آزادی کی نفی کرتا ہے" (سرکاری ترجمان "قزل ازبکستان" تاشقند ۴ اپریل ۱۹۵۴ء)

"اسلام کا ابتدائی دور عرب جاگیرداروں کا مرہون منت ہے۔ تاکہ عوام کو کچل دیا۔ اسلامی نظریہ سائنس کے منافی ہے۔ اور اسلام موجودہ دور کی شہنشاہیت کا خادم ہے" (قزل ازبکستان ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء)

ظاہر ہے کہ جس ملک کے سرکاری اخبارات کا یہ رجحان ہو وہاں مذہبی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا اور جس ملک میں کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اس قسم کا حکم جاری کرتی ہے کہ

ا۔ جب تک خدا پرست وزیر اشتراکی نظام کی وفاداری کریں۔ انسان کے خلاف کسی قسم کی طاقت استعمال نہ کی جائے۔

ب۔ پارٹی "مذہبی وزراء" کو اس کی کبھی آزادی نہیں دے سکتی کہ وہ اپنے مذہبی نظریات کی نشرو اشاعت کریں۔

ج۔ چونکہ اشتراکی مادہ پرستی پر سوویت سوسائٹی کی بنیاد ہے اس لئے مذہب کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔

د۔ مذہبی پراپیگنڈا مکمل طور پر ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ پارٹی کی نظریاتی سرگرمیوں کے خلاف ہے اور اس کی بجائے لادینیت کی تشہیر کی جائے۔

یہ حکم ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء کو جاری کیا گیا جو سوویت یونین کے سرکاری اخبار "پراودا" نے ۱۱ نومبر ۱۹۵۴ء کو شائع کیا۔ اس حکم کے علاوہ الحاد کا ایک شعبہ خاص طور پر قائم کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد بظاہر سائنس کی ترقی ہے مگر وہ اسلام پر کھلم کھلا حملے کر رہا ہے۔ ترکستان کے سب سے بڑے اسلامی مرکز تاشقند میں اس شعبہ میں ۷۴ افراد کام کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس سپریم مذہبی انتظامیہ میں صرف پانچ افراد متعین ہیں اور وہ بھی صرف ان لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے جو دوسرے ملکوں سے سوویت روس کی دعوت پر جاتے ہیں۔ الحاد کی تبلیغ کے لئے سرکاری اخبار "قزل ازبکستان" کی تحریروں کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں:

"انسان مذہب سے افضل ہے۔ انسان کی ابتداء ایک کروڑ سال قبل ہوئی تھی اس کے برعکس مذہب صرف چند ہزار سال قبل نمودار ہوئے ہیں۔ مگر وہ انسان پھر بھی یہ تو ہے جو ہزارہا سال سے مذہب کے بغیر زندہ رہا۔"

(۱۱ دسمبر ۱۹۵۴ء)

"یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ مذہبی رسوم و رواج کے خلاف جدوجہد موجودہ دور میں مذہب کے خلاف سائنسی مادہ پرست فلسفے کی جنگ کے مترادف ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ سائنسی فلسفہ کی حمایت کرے۔"

(۲۹ مئی ۱۹۵۶ء)

"مذہبی رسوم و رواج سوویت معیشت کے لئے تباہ کن ہیں اور ان سے ملک کا صنعتی نظام برباد ہو رہا ہے۔"

(یکم دسمبر ۱۹۵۴ء)

"سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح ایک تاریخی واقعہ ہے جس کا ایک آغاز تھا اور اس کی انتہا بھی ہو گی۔" (۴ اپریل ۱۹۵۴ء)

"مذہب عالمی تبدیلیوں کا ایک ردعمل ہے اور یہ سوشلزم اور کمیونزم کے سامنے غائب ہو جاتا ہے" (سوینگ قزقستان ۹ جون ۵۶ء)

اخباری پراپیگنڈے کے علاوہ جون ۱۹۵۶ء میں تاشقند میں الحاد کے علمبرداروں کی ایک کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ جس میں الحاد کے مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔

الحاد کی انتہا

مشرقی ترکستان کے سابق ڈپٹی گورنر جنرل نے روسی حکمرانوں سے دریافت کیا ہے کہ روس کے ڈھائی کروڑ مسلمان کہاں ہیں۔ انہوں نے مسٹر خروشیف کے اس بیان کی وضاحت طلب کی ہے۔ جو انہوں نے ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء کو کشمیر میں دیتے ہوئے کہا تھا کہ روس میں اس وقت ڈیڑھ کروڑ مسلمان ہیں۔ بغرا صاحب نے کہا ہے۔ کہ ۱۹۱۷ء کی مردم شماری کے مطابق روس کے مسلمانوں کی آبادی چار کروڑ ہے اور اگر مسٹر خروشیف کے بتائے ہوئے اعداد و شمار درست ہیں۔ تو باقی ڈھائی کروڑ مسلمان کہاں ہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ ان تمام مسلمانوں کو یا تو سنگینوں کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔ یا انہیں زبردستی ان لوگوں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جو مذہب پر عقیدہ نہیں رکھتے۔ بغرا صاحب نے اس سوویٹ پراپیگنڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہ روسی حکومت ہر سال اپنے مسلمانوں کی کثیر تعداد کو مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے بھیجتی ہے کہا ہے کہ ۱۹۲۶ء سے قبل ہزاروں مسلمان حج بیت اللہ شریف کے لئے جاتے تھے۔ مگر اس کے بعد ہر سال اٹھارہ یا بیس افراد کو اس کی اجازت دی گئی۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ روس کے خلاف اسلام کشی کے الزامات عائد نہ کئے جائیں۔

مسلمانوں کے خون کی ارزانی

مسٹر محمد دین بغرا نے جو ۱۹۴۶ء میں مشرقی ترکستان کے وزیر محنت اور ۱۹۴۸ء کے آخر میں ڈپٹی گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے تھے۔ نمائندہ "نوائے وقت" کو ان مظالم کی دردناک داستان سنائی۔ جن کا نشانہ ترکستان کے مسلمانوں کو بنایا گیا۔ اور جن کے باعث ہزاروں مسلمان ترکی، سعودی عرب، پاکستان اور دوسرے ممالک کو بھاگ گئے۔ بغرا صاحب اس وقت انقرہ (ترکی) میں مقیم ہیں اور وہ اور ان کے ساتھی جن میں قفقاز کے سعید شامل ہیں اور عیسیٰ یوسف بھی شامل ہیں دنیا کے مختلف ممالک کا دورہ کر کے کمیونسٹوں کے مظالم کی داستان سنا رہے ہیں۔ بغرا صاحب نے بتایا کہ سنکیانگ ریڈیو پر اگرچہ کمیونسٹوں کا مکمل طور پر قبضہ ہے۔ اس کے باوجود یہ ریڈیو بھی بعض اوقات سچی بات کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آجکل اس ریڈیو سے جو خبریں نشر کی جا رہی ہیں۔ ان میں بتایا جاتا ہے کہ مشرقی ترکستان کے مجاہد اور کچی اور ختن کے پہاڑوں میں مسلسل دس سال سے گوریلا جنگ میں مصروف ہیں۔ اس جنگ اور شہروں میں مسلمانوں کو ختم کرنے کے اشتراکی منصوبے کے باعث اب تک تقریباً اسی ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ انہیں یا تو مکمل طور پر بے دین بنا دیا گیا ہے یا تہ تیغ کر دیا گیا ہے۔ بغرا صاحب ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۴ء تک ترکستان کی نیشنل فورسز کے کمانڈر بھی رہ چکے ہیں۔ اور وہ اس وقت تک افغانستان انڈونیشیا، کشمیر پاکستان، ہندوستان، مصر سوڈان اور دوسرے ممالک کا دورہ کر چکے ہیں پاکستان اور بھارت کے سوا ان تمام ممالک میں ایسی سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ جو ترکستان پر روسی یلغار اور اس کے مظالم کی داستانیں نشر کرتی اور مجاہدوں کے لئے سامان جمع کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی اس قسم کی سوسائٹیاں زیر تشکیل ہیں۔ مسٹر امین بغرا جلاوطنی سے قبل "امیر ختن" کا لقب بھی پا چکے ہیں۔

اقوام متحدہ کے نام

نمائندہ "نوائے وقت" نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ روسی مظالم کی داستان اقوام متحدہ کے ارکان کے گوش گزار بھی کر چکے ہیں تو بغرا صاحب نے کہا کہ "اقوام متحدہ ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس میں دو بڑے بلاک اپنے حسب منشاء کام کرتے ہیں اس ادارے سے اب کسی قسم کے انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس کے پاس اپنے فیصلوں کو منوانے کے لئے کوئی موثر ذریعہ نہیں۔ ہاں جب ان دونوں بلاکوں کا مفاد براہ راست وابستہ ہوتا تو کوریا کی طرح ضرور کارروائی کی جاتی ہے۔ بغرا صاحب نے کہا کہ انہوں نے سب سے پہلے ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی۔ اور ایک طویل عرصہ بعد اس کا جواب یہ ملا کہ ان کا مراسلہ اقوام متحدہ کی حقوق انسانی کی کمیٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اور آئندہ اسی سے سلسلہ مراسلت جاری رکھا جائے۔ چنانچہ ترکستانی مسلمانوں کی طرف سے حقوق انسانی کمیٹی کو متعدد یادداشتیں ارسال کی گئیں۔ مگر اس کمیٹی نے ان مظلوم مسلمانوں کی طرف نگاہ غلط انداز سے بھی دیکھنا گوارا نہ کیا۔

"نوائے وقت" لاہور

فرانسیسی پارلیمنٹ نے الجزائر کے متعلق خاص اختیارات کا بل منظور کر لیا

پیرس ۳ جون ۔ حکومت فرانس کو الجزائر میں کارروائیوں کے لئے جو خصوصی اختیارات حاصل ہیں ۔ آج جنرل ڈیگال کی حکومت کی طرف سے ان کی تجدید کی تحریک قومی اسمبلی میں پیش کر دی گئی ۔ یہ تحریک ۱۹۷ کے مقابلے میں ۳۷۷ ووٹوں سے منظور ہو گئی ۔ کمیونسٹوں نے تجویز پیش کی تھی کہ اس تجویز پر غور فی الحال ملتوی کر دیا جائے ۔ مگر ان کی تجویز ۳۲۹ کے مقابلہ میں ۱۶۵ ووٹوں سے گر گئی ۔

قومی اسمبلی اس اجلاس میں دو اور بلوں پر غور شروع کر رہی ہے ۔ ان کے ذریعہ جنرل ڈیگال کو وہ خاص اختیارات مل جائیں گے جو انہوں نے چھ ماہ کے لئے طلب کئے ہیں اور جن کے بعد فرانس کے ۱۹۴۶ء کے آئین پر نظر ثانی کا رستہ ہموار ہو جائے گا ۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ ان دو بلوں کی منظوری کے بعد ہی جنرل ڈیگال کی حکومت مکمل ہو سکے گی ۔

ایک غیر سرکاری اطلاع کے مطابق جنرل ڈیگال اگلے بدھ کو الجزائر کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے ۔ جہاں فوج نے انہیں برسر اقتدار لانے کے لئے کچھ عرصہ قبل بغاوت کر دی تھی اور تمام نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا ۔

سکول کے بچوں میں تپ دق

لاہور ۳ر جون ۔ صوبائی محکمہ صحت نے حال ہی میں مزنگ کارپوریشن ہائی سکول کے طلبہ کا معائنہ کیا تھا جس سے پتہ چلا ہے کہ دس سے چودہ سال اور پندرہ سے انیس سال کی عمر کے علی الترتیب ۴۶ و ۳ فیصد بچے تپ دق میں مبتلا ہیں ۔

اس سکول میں کل ۹۵۷ بچوں کا معائنہ کیا گیا یہ چھٹی ساتویں اور آٹھویں کلاس کے طالب علم تھے ۔ ان میں ۲۱۹ بچے مرض سے بالکل محفوظ تھے ۔ انہیں بی سی جی کے ٹیکے لگا دیئے گئے ۔ دوسرے بچوں کو جو تپ دق میں مبتلا تھے الگ کر دیا گیا ہے اور اب ان کا مناسب علاج اور معائنہ کیا جا رہا ہے ۔

محکمہ صحت اس وقت تک متعدد سکولوں اور دوسرے اداروں کا ٹی بی سروے کر چکا ہے ۔ اور جن مریضوں کا پتہ چلا ان کا علاج کیا جا رہا ہے ۔

تل ابیب ۳ جون ۔ اسرائیلی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بیت المقدس کے قریب ماؤنٹ سکوپس کے علاقے میں عرب شہریوں اور اسرائیلی پولیس کے درمیان جھڑپ ہو گئی ۔ یہ عرب چاقوؤں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے ۔

الجزائری محبان وطن کی رہائی کا امکان

پیرس ۳ جون ۔ پیرس کے اخبارات میں شائع ہونے والی غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق فرانس کے نئے وزیر اعظم جنرل ڈیگال نے اپنے سرکاری فرائض سنبھالتے ہی الجزائر کے چالیس ہزار قوم پرست اسیروں کی عام معافی کا اعلان کر دیا ہے تاکہ الجزائر میں خونریزی کا سلسلہ ختم کرنے کے لئے فضا ہموار ہو سکے ۔ خیال ہے کہ جنرل ڈیگال فرانس کی قومی اسمبلی سے مکمل اختیارات حاصل کرنے کے بعد بدھ کو الجزائر جائیں گے ۔

ذاتی حملوں کی ممانعت کے لئے قانون

کراچی ۳ر جون معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت ایک ایسا قانون نافذ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے جس کے تحت ملک میں سیاسی بلیک میل اور سیاسی جلسوں میں گڑبڑ ڈالنے کی ممانعت کر دی جائے گی ایسے قانون کی ضرورت اس وجہ سے محسوس ہوئی ہے کہ تمام انتخابات کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں اور حکومت کو اس امر پر بطور خاص تشویش ہے کہ متعدد سیاسی لیڈر اپنے لئے اور اپنی پارٹی کے لئے تائید و حمایت حاصل کرنے کی خاطر مخالفین پر ذاتی حملے کرتے رہے ہیں چنانچہ حکومت اس صورت حال میں پوشیدہ خطرات کے ازالہ کے لئے قانون نافذ کرنا ضروری تصور کرتی ہے ۔

یوم خلافت کی تقریب پر جماعت احمدیہ ربوہ کے جلسہ کی روئیداد

(بقیہ صفحہ ۶)

پھر آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ۔ احمدیت کے غلبہ کا وعدہ قدرت ثانیہ کے ذریعہ پورا ہوگا ۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ انجمن کو خلیفہ قرار دینے والوں نے کس قدر ترقی کی ہے وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں اور ان کی طاقت کم ہو رہی ہے ۔ اور ان کے مقابلہ میں اس جماعت کو ترقی ہو رہی ہے ۔ مولانا شمس صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صوفی نے جلسہ میں شامل ہونے والوں اور معزز حضرات کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ ختم ہوا ۔ (مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی)

وَن یونٹ کے مخالف پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں

ملک فیروز خان نون کا اعلان

پشاور ۳ر جون ۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وحدت مغربی پاکستان کی پر زور حمایت کی ۔ تاہم آپ نے کہا ۔ کہ اگر آئندہ مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں نے وَن یونٹ کے متعلق آئین میں تبدیلی کی تو میں ان کا فیصلہ مان لوں گا

ملک نون نے جو اتمان زئی سے واپسی پر گورنمنٹ ہاؤس میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے ۔ کہا کہ میں وَن یونٹ کا حامی ہوں ۔ کیونکہ مجھے پاکستان کی آئیڈیالوجی پر پورا یقین ہے ۔ اور میں پاکستانیوں کو منتشر نہیں بلکہ متحد دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اور میری خواہش ہے ۔ کہ پاکستانیوں کے تمام وسائل کو عوام کی مشترکہ اور اجتماعی بہبود کے لئے یکجا کر دیا جائے ۔

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ یونٹ کے متعلق سابق بلوچستان ، سندھ اور سرحد میں جو تھوڑی بہت بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے ۔ مجھے اس کا پورا احساس ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بے اطمینانی کا بڑا سبب بعض جغرافیائی عوامل ، طویل فاصلے اور انتظامی خرابیاں ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود وَن یونٹ کی سکیم کی منصفانہ آزمائش ضروری ہے ۔

گفتگو کرتے ہوئے صدر مسلم لیگ نے ملک میں ایک سے زیادہ سیاسی جماعتوں کی ضرورت اور اہمیت تسلیم کی اور کہا ۔ ان پارٹیوں میں نظریاتی اختلافات بھی ہو سکتے ہیں لیکن مملکت کے بنیادی اصول ہمیشہ ایک رہتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔

خان قیوم ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۳ر جون ۔ صدر پاکستان مسلم لیگ خان عبدالقیوم آج صبح بذریعہ طیارہ کراچی سے ڈھاکہ پہنچے ۔ ہوائی اڈہ پر آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا ۔ اور یہاں سے شہر تک آپ کو جلوس کی صورت میں لیجایا گیا ۔

ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے

مشرقی پاکستان میں بھارتیوں کیلئے رہائشی پرمٹ

ڈھاکہ ۳ر جون ۔ مشرقی پاکستان آنے والے بھارتی باشندوں کے لئے صوبائی حکومت نے رہائشی پرمٹ کا سسٹم نافذ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے ۔ یہ سسٹم پہلے بھارتی حکومت نے بھارت آنے والے پاکستانیوں کے لئے شروع کیا تھا ۔

اب مشرقی پاکستان آنے والے تمام بھارتیوں کو چوبیس گھنٹے کے اندر پولیس کو اپنی آمد کی اطلاع دینی ہو گی ۔ اور ٹھہرنے کے لئے پرمٹ حاصل کرنا ہوگا ۔ تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر ایسے بھارتیوں کی رجسٹریشن کا انتظام کیا گیا ہے ۔